فضائل شعبان

مصنف :۔ سید ریاض حسین شاہ

www.shahjee.net

ادارہ تعلیمات اسلامیہ

خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی

بنیادی عقیدہ

- اللہ ہمارا رب ہے، اور منزّہ عن العیوب ہے۔
- محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور معصوم عن الخطا ہیں۔
- قرآن مجید خدا کی کتاب، ہمارا ضابطہ حیات اور بے عیب ہے۔

انسان خطاؤں اور لغزشوں کا پتلا ہے۔اس حیثیت سے بہر حال یہ امکان رہتا ہے کہ وہ لکھتے ہوئے پھسل جائے ---- دورانِ مطالعہ اگر آپ اشارۃً یا صراحتہً کسی بھی انداز میں ہمارے درج بالا بنیادی عقیدہ کو مجروح ہوتا ہوا پائیں تو اس کو ہماری ذاتی کمزوری متصور کرتے ہوئے قلم زد کر دیجئے ہم اپنی عزّت، مقام اور جھوٹی اَنا کے مقابلہ میں ایمان کو بہر صورت ترجیح دیتے ہیں۔

* * * * *

نوٹ (منجانب :۔سائٹ ایڈمن)

www.shahjee.net

محترم قارئین۔اگر آپ کو کسی کتاب / مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً ای میل ایڈریس پر (کتاب / مضمون کا نام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے۔آمین

E-mail :- kamranis1@hotmail.com sheikh_2001@yahoo.com
kamran@shahjee.net
Website :- www.shahjee.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے رب کائنات ! ساری تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو وحدہ لاشریک ہے۔ باغوں میں کھلے ہوئے پھولوں کا حسن دلفریب، دریاؤں کی روانی، آسمانوں کی وسعتیں، لیل ونہار کا بدلنا تیرے خالق ہونے پر دال ہے۔ تیری کن کن نعمتوں کا شکر ادا کیا جائے۔ تو اپنی مخلوق پر کس قدر مہربان ہے۔ تو ان کی تربیت صحیحہ کی خاطر کیسے کیسے سامان مہیا کرتا ہے۔ اے رب جلیل ! تیری تعریف میں صبح و شام عندلیبان چمن کے نغموں سے فضا معمور رہتی ہے۔ بے شمار فرشتے ہر وقت تیرے حضور سر بسجود رہتے ہیں۔ کوہ و دمن سے سبحان تیری قدرت کی آوازیں اٹھتی رہتی ہیں۔ لیکن تیری تعریف کا حق پھر بھی ادا نہیں ہوتا۔ ہو بھی کیسے؟ جہان کے سمندر سیاہی بن جائیں۔ یہ خشک ہو سکتے ہیں لیکن تیری تعریف کا حق ادا نہیں ہو سکتا ہے۔ اے رب علیم و خبیر تو دلوں کی جاننے والا ہے۔ اپنے عاجز بندے کی طرف سے اپنی تعریف و ثنا میں یہ حقیر سا ہدیہ قبول فرما۔ الحمد للہ رب العالمین۔

اے اللہ ! تیرے بعد تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے۔ ہم تیری ہی توفیق سے تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور التجا کرتے ہیں۔ اے آقا ! کروڑوں درود ہوں آپ پر کہ آپ کے بحر عظمت میں بھی تو لاکھوں باکمال غواص غوطہ زن ہوئے لیکن اس بحر بے پایاں کا کنارہ نظر نہ آیا۔ تھک ہار کر آخر یہی کہنا پڑا۔

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"

اے امت کے سہارے ! ان رحمتوں سے ہمارا بھی کوئی حصہ ہو جائے جو دن رات تیرے قبہ انور پر برستی رہتی ہیں۔

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ

www.shahjee.net

ناظرین ! اپنے خالق کی نعمتوں کو دیکھو ! اس نے کھانے پینے کے لئے دیا، پہننے کا بندوبست کیا، ہماری سہولت کے لئے دریاؤں اور ہواؤں کو مسخر کر دیا، ہمیں شعور بخشا تاکہ ہم مسائل زیست کو خوش سلوبی سے حل کر سکیں۔ اگر وہ ہماری ایک آنکھ لے لیتا، ہمیں لنگڑا بہرہ کر دیتا، تو ہم اس کا کیا بگاڑ سکتے تھے۔ قطعاً نہیں، ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہنا چاہیے۔

ستم ظریفی تو یہ کہ بجائے اللہ کو یاد کرنے کے لہو و لعب میں پڑے ہوئے ہیں۔ احکام خداوندی پر عمل تو ایک جانب آج ہم کھلم کھلا اسلام کی حدود سے تجاوز کر رہے ہیں۔ اپنے معاشرے میں نظر دوڑایئے آج ہم میں کونسا عیب نہیں۔ کیا آج شراب نہیں پی جاتی؟ کیا رقص و سرور کی محفلیں منعقد نہیں ہوتیں؟ کیا آج سود کی دکانیں بند ہو چکی ہیں؟ کیا آج ہم ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو داغدار کرنے کی کوشش نہیں کر رہے ؟ سوچئے ! ضرور سوچئے ! خدارا سوچئے ! ! ! اپنے گریبان میں جھانک کر فیصلہ کیجئے کہ کہاں تک اللہ کی رسی کو تھامے ہوئے ہیں۔

وائے ناکامی مساع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

کیا آج ہم خدائی گرفت کے قابل نہیں؟ ہم عذاب الہی کے مستحق نہیں؟ جواب نفی میں نہیں، اثبات میں ملے گا۔ قطع نظر اپنے اعمال کے اللہ تعالیٰ تو بڑا رحمان ہے۔ غفور الرحیم ہے۔ ہر وقت اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اگر آج ہم خلوص نیت سے عہد کر لیں کہ غیبت، شراب نوشی، شرک، لواطت، زنا، سود خوری جیسی حرکات قبیح سے بچتے رہیں گے۔ ہم کتمان حق کی طرف

نہیں جائیں گے۔ عیاشی، ظلم و تکبر ہمارا شیوہ نہ ہوگا۔ ہماری عبادتوں میں ریاکاری اور خود نمائی کارفرمانہ ہوگی۔ ہماری بہنیں ناچ و رنگ، فحش گانوں اور شوہروں کی نافرمانی سے بچتی رہیں گی۔ تو آپ دیکھیں جہاں اللہ تعالیٰ ہم پر سکون واطمینان اتارے گا، وہاں ہم میں ایک بار پھر وہ جذبہ عود آئے گا۔ جس سے ہم دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ادیان پر غالب کر سکیں گے۔ عدل وانصاف کے پرچم گاڑے جائیں گے، اخوت ومساوات کا دور دورہ ہوگا۔

قرآنی روسے اگر انسان کی تخلیق کا مقصد جانا جائے تو صرف اللہ کی عبادت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ " نہیں پیدا کیا میں نے انسان کو مگر اپنی عبادت کے لئے "۔

انسان فطرتاً کمزور واقع ہوا ہے۔ کما حقہ اس کی عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس سے اس معاملہ میں اکثر کوتاہی ہوتی رہتی ہے۔ رغبت ہمیشہ گناہ کی طرف رہتی ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں جو دعوے سے کہہ سکے کہ میں اللہ کے حقوق پورے کرتا ہوں۔ لیکن اس کے مقابلے میں رحمت خداوندی بہت وسیع ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں پر ابواب رحمت کھولنے کی خاطر مختلف مواقع فراہم کرتا ہے۔ جن کی برکت کے طفیل گناہ گار انسان اپنے قلب کو گناہ کی آلودگیوں سے پاک کرسکتا ہے۔ مثلاً جمعہ شریف میں ایک ساعت، لیل البراۃ، لیل القدر، شب معراج، لیل العرفہ وغیرہ۔

اب ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم ان ساعتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ جہاں تک ہو سکے ان ایام میں گڑگڑا کر رب کائنات سے مغفرت طلب کریں چونکہ ان صفحات میں صرف فضائل شعبان کے فضائل مطلوب ہیں۔ اس لئے دوسرے بابرکت ایام کے لئے صرف اشارہ ہی کافی ہے۔

www.shahjee.net

شعبان کی فضیلت

حضرت غوث پاک رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اختیار کیں اور ان میں ایک کو چن لیا۔ ملائکہ میں جبرائیل کو دیگر فرشتوں پر فضیلت دی، انبیا میں موسیٰ علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام اور حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چن کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پر فضیلت دی، خلفاء میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کو بلند مقام بخشا، مساجد میں مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی اور مسجد سینا کو چن کر مسجد حرام کو فضیلت دی۔ اسی طرح مہینوں میں چار ماہ چن لئے۔ رجب، شعبان، رمضان، محرم اور ان میں شعبان کو چن لیا۔۔۔۔۔۔"

غوث پاک رحمتہ اللہ شعبان کی فضیلت بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں :۔

شعبان کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس مہینہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مہینہ قرار دیا۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیا سے افضل ہیں اس لیے رب قدیر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہینہ کو بھی افضل بنادیا اس ماہ کو کریم الطرفین بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی رجب شریف کا مقدس مہینہ ہے اور بعد میں بھی رمضان المبارک کا بابرکت ماہ جس میں اللہ کی بے بہا رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔۔۔۔"

شب برات کے فضائل میں شیخ عبد الحق رحمتہ اللہ محدث دہلوی نے اپنی مشہور و معروف تصنیف "ماثبت بالسنۃ" میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل کی۔

وجہ تسمیہ

اس مہینہ کا نام شعبان اس لئے رکھا گیا کہ روزہ دار (نفلی روزہ رکھنے والا) کی نیکیوں کے ثواب میں درخت کی شاخوں کی طرح اضافہ ہوتا ہے۔یعنی جو شخص اس مقدس ماہ میں نفلی روزے رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔لفظ شعبان پر غوث صمدانی، محبوب لامکانی، پیر پیراں میر میاں شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ نے "غنیتہ الطالیبن" میں بڑی پیاری بحث کی۔
آپ فرماتے ہیں:۔

شعبان خمس احرف شین وعین وبا والف ونون قا لشین من الشرف والعین من العلو والبا من البر والالف من الالفته والنون من النور فهذه العطا یا من الله تعالیٰ للعبد فی هذه الشهرة

"شعبان کے پانچ حروف ہیں۔ش، ع، ب، ا، ن۔پس ش شرف سے ہے۔ع علو سے، ب بر سے، الف الفت سے اور نون نور سے۔ پس یہ عطا ہے بندے کے لئے اللہ کی طرف سے اس ماہ میں۔"

یعنی شعبان کا مہینہ جب آتا ہے تو اپنے ساتھ شرافت، بلندی، نیکی، محبت اور اللہ کا نور لے کر آتا ہے۔اگر کوئی شخص خلوص نیت سے اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہے تو اس ماہ کی فضیلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما کر روحانی طور پر اس کے درجات بلند فرمائے گا۔صرف یہی نہیں بلکہ اسے اللہ کے نور کی وہ دولت میسر آتی ہے جو اصل میں فقرا کی روحانی غذا ہے۔

www.shahjee.net

شعبان عبادت کا مہینہ

حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ اس ماہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رحمت کے تمام دروازے کھول دیتا ہے۔گناہ گاروں کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور بدیوں کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے۔اس لئے اس مقدس ماہ میں حضور علی الصلوۃوالسلام پر کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے۔کیونکہ زمانہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ماضی، حال، مستقبل۔ماضی عبرت کا زمانہ ہوتا ہے اور حال عمل کا اور آنے والا زمانہ امید کا دن ہوتا ہے۔لہٰذا مسلمانوں کو ان تینوں مہینوں رجب، شعبان، رمضان کا خاص خیال رکھنا چاہیے اور شعبان کے مہینے میں عبادت بہت زیادہ کرنی چاہیے۔کیونکہ رجب گزر چکا ہوتا ہے اور رمضان کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تم اس میں زندہ رہو گے۔یا قادر مطلق سے جا ملو گے ۔ اس لئے اس مہینہ کو غنیمت جان کر اس میں خوب گڑگڑا کر رب قدیر سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے۔

شعبان میں روزے رکھنا

یہ ایک ایسا ماہ ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر روزے رکھا کرتے تھے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں

کان یصوم شعبان کله وکان یصوم شعبان الا قلیلا (مشکوۃ شریف)

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان میں یا تو سارا ماہ ہی روزے رکھتے تھے یا زیادہ رکھتے اور کم چھوڑ دیتے تھے۔ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں :۔

مارایت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصوم شھرین متابعین الا شعبان ورمضان

(مشکوۃ شریف ۱۷٤)

" شعبان اور رمضان کے علاوہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پے درپے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا"

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان میں پے درپے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا" پے در پے روزے رکھتے ہوئے یہاں تک کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں آپکو اکثر شعبان میں روزہ دار پاتی ہوں۔توآپ نے فرمایا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ

انہ شھرینسخ الملک الموت فیہ اسم من یغیض روحہ فی بقیتہ العام فانا احب ان لا ینسخ اسمی الا وانا صائم

یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ ملک الموت کے لئے لکھا جاتا ہے اس شخص کا نام جس کی روح باقی سال میں قبض ہونا ہوتی ہے۔پس میں پسند کرتا ہوں جب میرا نام لکھا جائے تو میں روزہ دار ہوں۔

www.shahjee.net

حاصل مدعا یہ ہے کہ اس ماہ میں لوگوں کو موت وحیات کے فیصلے ہوتے ہیں۔اس لئے یہ باعث عبرت ہے اس میں خوب خدا کو یاد کرنا چاہیے جہاں تک شعبان کے روزوں کا تعلق ہے تو ہمارے لئے بہتر ہے کہ اس ماہ کے پہلے پندرہ دنوں میں روزے رکھ کیا کریں اور آخری پندرہ دن افطار میں گزاریں۔کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اذا نتصف شعبان فلا تصوم (مشکوۃ شریف)

جب نصف شعبان گزر جائے تو روزے نہ رکھو۔۔۔۔۔

اگرچہ لگاتار روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول صرف اس وجہ سے ہے کہ کہیں مسلمان شعبان میں لگاتار روزے رکھ کر اتنے کمزور نہ پڑ جائیں کہ رمضان کے فرض روزے ان سے رہ جائیں ہاں ! اتنی بات ضرور ہے کہ رمضان سے دو چار دن قبل روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔بعض بزرگوں کے نزدیک تو شعبان کے پورے روزے رکھنے میں کراہت ہے۔کیونکہ رمضان سے مشابہت ہوتی ہے۔بہر حال شعبان شریف میں روزے رکھنے کی بہت فضیلت ہے۔اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ شعبان میں روزے رکھیں تاکہ ان کی نیکیاں زیادہ ہوسکیں۔اور بدیوں کا کفارہ بن جائے۔

نسائی کی ایک اور حدیث شریف ہے۔کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس میں اللہ کے حضور لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزہ دار ہوں۔

احادیث مختلفہ سے شعبان کی جو خصوصیات ملتی ہیں انہیں نمبر وار لکھا جاتا ہے :۔

۱۔ شعبان عمل کا مہینہ ہے

۲۔ شعبان محبت کا مہینہ ہے

۳۔ شعبان خدمت کا مہینہ ہے

۴۔ شعبان کوشش کا مہینہ ہے

۵۔ شعبان بدی کو دور کرنے والا مہینہ ہے

۶۔ اس میں لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔

۷۔ شعبات عبادت کرنے کا مہینہ ہے

۸۔ لوگوں کی روزی کا حساب ہوتا ہے

۹۔ موت وحیات کے فیصلے ہوتے ہیں

ذوالنون مصری نے فرمایا رجب کھیتی کا مہینہ ہے اور شعبان اس کو پانی پلانے کا۔بعضوں نے کہا کہ سال ایک درخت ہے۔اور رجب اس کے پتے ہیں اور شعبان کے دن اس کا پھل ہیں اور رمضان اس کا میوہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہلال شعبان دیکھتے تو قرآن شریف کو پڑھنالازم کر لیتے تھے۔

ان احادیث سے شعبان کی فضیلت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔شعبان کی فضیلت پر اور بھی بے شمار حدیثیں ملتی ہیں۔لیکن طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔اور شب برات جو اس ماہ کے نصف میں آتی ہے۔اس کے فضائل بیان کرنے کی سعی کرنے لگا ہوں۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر رات میں ایک ایسی ساعت رکھی ہے جس میں وہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی بخشوانے والا؟ ہے کوئی میری طرف رجوع کرنے والا کہ میں اس کے گناہ معاف کروں ؟

اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات کے تیسرے حصہ میں تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ۔جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔کیونکہ یہ وقت اللہ سے نہایت قربت کا ہوتا ہے۔لیکن سال میں کچھ ایسی راتیں بھی ہیں۔ جن میں رحمت خداوندی کا نزول بہت زیادہ ہوتا ہے ان راتوں کی تعداد چار بتائی گئی ہے۔

۱۔ عید الاضحیٰ کی شب

۲۔ عید الفطر کی شب

۳۔ شعبان کی پندرہویں شب

۴۔ عرفہ کی شب

اس کے علاوہ یہ راتیں بھی بڑی اہمیت کی حامل ہیں۔جمعہ کی شب اور لیلتہ القدر یعنی رمضان کے آخری عشرہ کی ایک شب جس کو مختلف طریقوں سے روایت کیا گیا۔حاصل کلام یہ ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب بڑی ہی اہمیت کی حامل ہے۔اس رات کے مندرجہ ذیل نام بیان کئے جاتے ہیں ۔

ا۔ لیلتہ البراۃ

یعنی دوزخ سے بری کر دینے والی رات۔غوث الاعظم رحمتہ اللہ نے فرمایا اسے اس لئے لیلتہ البراۃ کہا جاتا ہے کہ اس میں دو براتیں ہیں۔ایک بد بختوں کے لئے اور ایک خدا کے دوستوں کے لئے

۲۔ لیلتہ المبارکہ

برکت والی رات۔یعنی اس میں اللہ تعالیٰ کی بے بہار حمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں۔

ایک رات میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے بستر مبارک پر نہ پایا۔تلاش کے لئے نکلی تو آپ بقیع (قبرستان مدینہ) میں تھے۔جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا۔کیا تجھے ڈر تھا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ پر زیادتی کرے گا۔عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں۔میں نے کہا یارسول اللہ ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے گمان کیا کہ شاید آپ ازواج مطہرات میں سے کسی کے پاس تشریف لے گئے ہیں تب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی تھی۔کہ آج شعبان کی پندرھویں ہے۔اس رات رب کائنات اتنے گناہ گاروں کو جہنم سے نجات دیتا ہے جتنے قبیلہ کلب کے بکریوں کے بال ہیں۔(مفہوم حدیث) اس رات سال میں تمام پیدا ہونے والوں اور مرنے والوں کے نام لکھ دیئے جاتے ہیں۔اعمال کے اٹھانے کا دن بھی یہی ہے۔اس لئے اے دوست سستی اور کاہلی سے کام نہ لینا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تیرا نام اس سال کے مرنے والوں میں ہو۔توبہ کا کوئی وقت ہاتھ سے نہیں کھونا چاہیے۔یہ رات تو وہ رات ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ " جب یہ رات آتی ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ ہے کوئی بخشش کا طلب گار؟ ہے کوئی سوال کرنے والا؟ کہ میں اس کا سوال پورا کروں"

بعض علماء نے لکھا ہے کہ قرآن مجید کی سورہ دخان کی اس آیہ کریمہ فیھا یفرق کل امر کیم امرامن عندنا میں بھی شب برات ہی کا تذکرہ ہے ۔

رات کا قیام دن کا روزہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔شعبان کی پندرھویں تاریخ کو رات کو قیام کرو' اور دن کو روزہ رکھو (ابن مسلم)
جو شخص پندرھویں کو روزہ رکھتا ہے آسمان سے ایک فرشتہ اسے پکارتا ہے۔اے فلاں تجھے مبارک ہو خدا نے تیرے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں (مقصود القاصدین)

شعبان میں پڑھی جانے والی نفلی نمازیں اوران کا ثواب

جس شخص نے شعبان کی پہلی رات کو بارہ رکعتیں اس طرح ادا کیں کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد 25 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اس کے لئے بارہ سالوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور پیدائش کے دن کی طرح سارے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔جس نے شعبان کے جمعہ کی رات کو دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ہر مرتبہ سورہ فاتحہ کے بعد تیس بار سورہ اخلاص پڑھی۔حج اکبر کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے شعبان کے آخری جمعہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان دو رکعت پڑھیں ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی سورہ کافرون اور دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اگر اسی سال مر گیا تو شہید مرے گا۔

شعبان کی پندرھویں تاریخ کی نماز

من صلی فی یوم الخامس العشر ثلثین رکعات یقرء فی کل رکعته بعد الفاتحه الا الاخلاص سبع مراۃ کتب اللہ له اجر الف شهید والف غازی والف عنق رقبه (مقصود القاصدین ص۲٤)

جس شخص نے پندرہویں کو تیس رکعات اس حالت میں پڑھیں کہ ہر مرتبہ سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار شہید' ہزار غازی اور ہزار غلام آزاد کر دینے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

پندرھویں رات کو قبرستان جانا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان کی پندرہویں تاریخ ہوتی تو رات کو قبرستان تشریف لے جاتے۔جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ثابت ہے اس شب کو ہمیں بھی اپنے قریبی قبرستان میں جا کے اپنے گناہوں کی معافی اور مدفون بھائیوں کی مغفرت کی دعا کرنی چاہیے۔اس لئے کہ ایک تو ایسا کرنے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت شریفہ پر عمل ہوتا ہے۔دوسرا مومن کی دعا سے رب کائنات ان قبروں والوں کو جو عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں معاف فرما دیتے ہیں ۔ نیکیوں کے درجات کو بھی بلند فرماتا ہے اور ایسا کرنے والے بھی اجر عظیم کے مستحق ہوتے ہیں۔

جہاں تک ایصال ثواب کا تعلق ہے علماء کی اکثریت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مردے کو مرنے کے بعد بھی زندوں کی طرف سے ثواب پہنچتا رہتا ہے۔جیسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مرنے کے بعد آدمی کے تمام اعمال کا ثواب ختم ہو جاتا ہے مگر تین نیکیوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔صدقہ جاریہ،علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں' نیک اولاد جو والدین کے حق میں دعا کرتی ہو۔

"شرح الصدور" میں علامہ سیوطی نے نقل کیا ہے کہ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی رات قبرستان گیا میں نے دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے۔ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ شاید اللہ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔غیب سے آواز آتی ہے۔"اے مالک! یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے۔جو انہوں نے اہل قبور کو بھیجا ہے" میں نے پوچھا" مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے؟"آواز آئی!"ایک مرد مومن نے اس رات میں اس قبرستان میں قیام کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔اس طرح کہ

فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھی اور کہا کہ اے اللہ ! اس کا ثواب میں نے مومن اہل قبور کو بخشا۔اسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ روشنی اور نور بھیجااور ہماری قبروں میں مشرق و مغرب کی وسعت پیدا کر دی۔

مالک کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہمیشہ میں جمعرات کو دو نفل پڑھ کے اس کا ثواب مومنین کو بخشا۔

ایصال ثواب پر فقہ کی مشہور و معروف کتاب میں صاحب ہدایہ نے یوں تصریح کی ہے

ان الا نسان له ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوةاوصوماا و غيرها عند اهل السنته والجماعته

اہل سنت والجماعت کے نزدیک انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے شخص کو پہنچا سکتا ہے۔۔ خواہ نماز ہو خواہ روزہ۔

ایصال ثواب کے سلسلے میں بے شمار احادیث سند کے طور پر پیش کی جاسکتی ہیں۔لیکن طوالت کے خوف سے امام نودی ہی ایک اقتباس نقل کرتے ہیں "امام نودی نے مسلم شریف کی شرح میں لکھاہے کہ صدقہ کا ثواب میت کو پہنچنے میں مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔یہی مذہب حق ہے۔اور بعض لوگوں نے جو یہ لکھ دیا کہ میت کو اس کے مرنے کے بعد ثواب نہیں پہنچتا یہ قطعاً باطل ہے۔اور کھلی ہوئی خطاہے اس لئے ہر گز یہ قول قابل التفات نہیں" اس قول سے ثابت ہو گیا کہ میت کو ہر نیک کام کا ثواب پہنچایا جا سکتا ہے۔

اس رات میں دیگر مفید عبادتیں

صلوة التسبیح کا اہتمام کرنا:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ "اے چچا! اس نماز کے پڑھنے سے خدا تیرے اگلے پچھلے' نئے پرانے' دانستہ نادانستہ' چھوٹے بڑے' ظاہر پوشیدہ سب گناہ بخش دے گا"

www.shahjee.net

ترکیب

نیت باندھ کر ثناء کے بعد پندرہ مرتبہ پڑھے' سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔پھر فاتحہ کے بعد سورہ ملانے کے بعد دس مرتبہ' رکوع میں دس مرتبہ' قومہ میں دس مرتبہ' سجدہ میں دس مرتبہ' جلسہ میں دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ پڑھے۔ہر رکعت اسی طرح ادا کرنی ہے۔ نماز کی رکعتیں چار ہیں۔

اس نماز کے پڑھنے سے خدا تعالیٰ ہر قسم کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

۲۔ درود شریف کی کثرت بر تنی چاہیے۔

۳۔ ذکر کی محفلیں منعقد کی جائیں۔اسلئے کہ حضرت کعب الاخبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس رات میں جو شخص تین مرتبہ لا الہ الااللہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ پہلی مرتبہ اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔دوسری مرتبہ جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔اور تیسری مرتبہ پڑھنے سے وہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

مجلس ذکر

ایک روایت ہے کہ فرشتے ذاکرین کی محفل کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔جب انہیں کوئی ایسی محفل نظر آتی ہے۔جہاں اللہ کا ذکر ہو رہا ہو۔توان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے ایک دوسرے کا حلقہ کر لیتے ہیں۔یہاں تک کہ آسمان دنیا اور ذاکرین کے درمیان خلا بھر جاتا ہے۔جب مجلس ذکر ختم ہوتی ہے تو فرشتے آسمان پر پہنچ جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے پوچھتا ہے۔

"تم کہاں سے آئے ہو؟"

وہ کہتے ہیں

"ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں۔جو زمین پر تیری تسبیح و تہلیل کرتے ہیں' تیری تکبیر پڑھتے ہیں' تیری بزرگی بیان کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'

"کیا مانگتے ہیں؟"

فرشتے جواب میں عرض کرتے ہیں'

"تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں'

خدا فرماتا ہے

"کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟"

فرشتے کہتے ہیں

"اے رب ہمارے! نہیں دیکھی ہے"

خدا فرماتا ہے

"اگر وہ میری جنت دیکھ لیں توان کی طلب کا کیا حال ہو"

اسی طرح دوزخ کے بارے میں سوال وجواب ہونے کے بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو! گواہ رہنا میں نے ان کی بخشش فرمادی۔جو چیز وہ مانگتے ہیں میں نے دے دی اور جس چیز سے پناہ مانگتے ہیں میں نے پناہ دے دی۔

پھر فرشتے کہتے ہیں'

"اے رب! فلاں آدمی تو یوں ہی کسی غرض سے آیا تھا۔ان میں بیٹھ گیا"

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔"میں نے اسکو بھی بخش دیا ہے کیونکہ ذاکرین ایسی قوم ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں ہوتا" (مشکوۃ شریف)

ذکر صیقل دل

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

www.shahjee.net

"ہر چیز کی صفائی ہے اور دل کی صفائی اللہ کا ذکر ہے" (مشکوۃ شریف)

معمولات

۱۔ قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرنی چاہیے

۲۔ نماز تہجد پڑھنی چاہیے

۳۔ بزرگوں کے بتلائے ہوئے معمولات کا اہتمام کرنا چاہیے

۴۔ درود وسلام ذوق و شوق سے پڑھنا چاہیے

۵۔ اجتماعی عبادات کے علاوہ انفرادی طور پر بھی اللہ کے حضور جھک کر اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے

۶۔ دیگر معاملات کے حل کی دعا بھی کرنی چاہیے

طوالت کے خوف سے وہ دعائیں نہیں نقل کی جارہیں جو اس رات نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

قارئین کرام!

شعبان کے فضائل کے سلسلے میں اسلاف کے بہت سے اقوال ملتے ہیں لیکن خیال ہے کہ جب سارے اسلامی سال کے فضائل مرتب کئے جائیں اس وقت اس مختصر سے مجموعہ کے ساتھ وہ قیمتی باتیں بھی شامل کر دی جائیں۔

www.shahjee.net

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم بحرمت سيدالنبين صلى الله عليه وآله وسلم

♠♠♠♠♠♠♠♠